مولود شریف

مولود شریف

کیوں عرش پر زمین کو معراج آج ہے

بند ۹۰

یکی از مصنفات جناب فضیلت مآب عمدۃ الذاکرین نخبۃ المتکلمین
فارس مضمار شیریں زبانی غارس حدیقۂ علماء رنگین بیانی
شمس الشموس اوج سخنوری قمر الاقمار بروج نکتہ پروری میرزا محمد جعفر صاحب
المتخلص بہ اوج خلف الصدق ابلغ البلغاء جہان افصح الشعراء زمان
جناب میرزا سلامت علی بیگ دبیر اسکنہ اللہ فرادیس الجنان بہ تصحیح
جمیل جناب سید مہدی حسن صاحب المتخلص بہ عقیل دام لطفہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیون عرش پر زمین کو معراج آج ہے
ہر ذرہ کیون ستارونکا سرتاج آج ہے
کیون شہر ظلم و کفر کا تاراج آج ہے
ہر فیض کے ہاتکا محتاج آج ہے
سامان حسن عاقبت خاص و عام ہے
دنیا مین آمد آمد خیر الانام ہے

۲

کیون آج آسمانپہ زمین کا دماغ ہے
ہر ایک ذرہ کیون گہر شب چراغ ہے
کیون بلبلان سدرہ کا دل باغ باغ ہے
ہر بتکدہ حرم کی تجلی سے داغ ہے
غل ہے زمین پہ عرش کے سرتاج آئے ہین
صلوا علیہ صاحب معراج آئے ہین

۳

اہل گنہ کے واسطے رحمت جلو مین ہے
گمراہی مین خوش کہ ہدایت جلو مین ہے
نقارہ اذان و اقامت جلو مین ہے
یہ کیا ہے کارخانہ قدرت جلو مین ہے
آئینہ بہشت سے گران ہو محال ہے
یان بہشت ورود سے دیکہنے کا ایک حال ہے

۴

ہو گا نہ تہا نبی جو کوئی الہام گو
لی اپنے ذمے سب کلمہ گو لونکی گناہ
امت خطا کرے وہ خدا سے ہو عذر خواہ
پہر کیون نہ روسفید ہون ہم جیسے روسیاہ
جسکی کہ عقل کل نے نہین کنہ پائی ہے
انکی نبوت اور خدا کی خدائی ہے

۸

اس گلکی بو سی طوطی سدرہ ہے نغمہ سنج
انکی ولا سی دین کی دولت ہے گنج گنج
دہ چند ہی بہا پا اب گلشن سپنج
نزدیک ہی دلونسی خوشی اور دور رنج
خود اکظر فکو عدل بھی یہ عید بل ہے
جیونٹی کی زیر پا سر اقبال فیل ہے

۷

تسبیح خوان عرش ہین انپر درود خوان
انکی مکان پاک کے چوکھٹ ہی لامکان
خلقت ہی انکی باعث ایجاد دو جہان
انکی مطیع ہین ملک و حور و انس و جان
انکے قدم سی فرش کو معراج ہو گئی
اونچی ہزار عرش زمین آج ہو گئی

۶

روشن ہے انکے نام سی خورشید کا نگین
انکی ریاض فیض کا رضوان ہے خوشہ چین
قایم ہی انکی شرع زبردست ہے زمین
انکی شمیم سی ہی معطر دماغ دین
سب ملتونکی آج کتب خانے دہو گئے
دنیا مین جتنے دین تھی منسوخ ہو گئے

۵

لو خوش ہو امتِ محمدؐ آج عید ہے
اب ختم ہو ادر جمال محمدؐ کی دید ہے
بسم اللہ آؤ بیٹھو یہ بزم سعید ہے
گھر گھر نزول رحمت رب مجید ہے
ہر دل پہ نقش مہر نبوت کا ہو گیا
قرآن آج ختم رسالت کا ہو گیا

٩

آتشکدہ وہ نہیں آگ کی مٹی خراب ہے
فرعون ظلم و جور کا دل آب آب ہے
بوجہل برق جہل سے جلکر کباب ہے
ہر بولہب کے دلکو غضب التہاب ہے
ہر خار سے وہ نور کی لو آشکار ہے
جس سے کہ نخل طور کی ضو خار خار ہے

١٠

ہے آج مشتری و مہ و مہر مشتہر
ہے بدر سے ستاروں کو دعوی ہمسر
عقرب میں بھی ہے بدی عوض نیک اختر
نخل معاصی نکلیں ہیں شاخیں ثمر بہر
بسم اللہ آئی دیکھلے رضوان بہار کو
جنت پہ فوق ہے چمن روزگار کو

١١

ہے شش جہت میں ناظم قدرت کا بندوبست
اک نور پر ہے آج زبردست و زیردست
غافل ہے چیونٹی راہ میں ہشیار فیل مست
باہم کہیں نہ جنگ ہے نی فتح نی شکست
کلمہ فرشتے فخر نبونکا پڑھتی ہیں
انصاف و ظلم صیغہ اخوتکا پڑھتی ہیں

١٢

پست و بلند و راس و چپ و سحر و نحست
ہشیار و مست و عاقل و دیوانہ چست و سست
نایاب و دستیاب و درست اور نادرست
نادار و اہل دولت و بیمار و تندرست
آپس میں سب ہیں ایک نہیں طور لاگ کے
چھپتے ہیں شیر گلہ روبہ میں بھاگ کے

(۱۰ حصہ)

١٣

ممبر پہ کیون نہ اوج کو ہو اوج و برتری
منبر کے آگے خم ہی سر چرخ چنبری
بخشی خدا نے فوج مضامین افسری
ذرّیہ اتنی مہر زہی بندہ پروری
لو غلغلہ ہو فرش سے تا عرش واہ کا
مولود ہی جناب رسالت پناہ کا

١٤

صلّے علی کہو کہ خوشی ہے حسین بعد
صرف درود عرش پہ ہے رب ذو العلا
ماحی زبور مین ہے یہہ محبوب کبریا
توریت مین احید ہی القاب مصطفا
انجیل مین خطاب ہی احمد حضور کا
قرآن مین ہی نام محمد حضور کا

١٥

کونین مین ہین بعد خدا بے نظیر آپ
خورشید کی طرح سے ہین روشن ضمیر آپ
مختار کارخانۂ رب قدیر آپ
بندوں کے بادشاہ خدا کے وزیر آپ
دونو جہان نثار شکوہ جناب پر
قربان سب جناب رسالتمآب پر

١٦

عرش عرب بپھر عجم جان انس و جان
عین زمین و عون زمان زیب دو جہان
خیر الوری شفیع امم تاج مرسلان
مختار ہشت جنّت و نہ قصر آسمان
نُل روح کا ہی کہ میری جان آپ ہین
یہ غل کا شور ہی مرے ایمان آپ ہین

۱۷
سایہ نہیں کہ نور ہی کا ہے جسم نازنین
یکتا جو ہیں تو سایا بھی انداز میں نہیں
لیکن گمان کرتی ہیں یہ صاحب یقین
مردم کے مردمک میں یہ سایہ ہی جاگزین
سایہ جو گم ہوا ہی رسالتمآب کا
سرمہ بنا ہے چشم مہ و آفتاب کا

۱۸
سایہ وہ صرف سحر نہو جسمیں کچھ ہوا
مخلوط سنگ کعبہ کی طینت میں کچھ ہوا
آمیز نور چشمہ ظلمت میں کچھ ہوا
شامل مداد کاتب قدرت میں کچھ ہوا
دنیا میں جو صحیفہ سو لکھوایا تہا
لکھنی کو روشنائی کی بدلے یہ سایا تہا

۱۹
تو عجز دیکھکر مری عقل و شعور کا
کیتا ہی سایہ باندہ یہ مضمون نور کا
پیرو فقط علی ہی رسول غیور کا
اوس راہ بندگی میں گذر ہی حضور کا
جس راہ سی کوئی نہ سلامت نکل سکا
سایہ تلک قدم بقدم یاں نہ چل سکا

۲۰
مضمون یہ سایہ کا ہی وہ تحسین و مستنیر
ظلمات و نور کی ہیں یہی تحسین و فریز
پرچھائیں اسمیں غیر کے مضمون کی ہیں نہیں
اغلب ہے یہ کہ شک نکریں جب صفا یقین
مائل کسی طرف یہ سخن خود نہوئیگا
یکتا کا ہی بیان توارد نہوئیگا

۲۱
مضمون اگر بلند بھی سایہ کا ہو تو کیا
جسکی ثنا ہی خود وہ ہی مضمون پیش پا
اس عیب سے بری ہی مگر ظل مصطفیٰ
مضمون نیا یہ سایہ کے گم ہونیکا ملا
دلچسپ ہی یہ بند رسول خدا ہوا
گھل ملگیا نہ سایہ بھی تن سے جدا ہوا

۲۲
تو یہ ہزار توجہ مین کیا ادرم الکلام
پڑھی یہ بزم مولد پیغمبر انام
بانی ہے اسکے سید واجد علی تمام
پڑھی وہ نظم و حدیث کہ ہین ملکے خاص و عام
مداحون پر ائمہ کی تائید کب نہین
گر صاحب الزمان کا گذر ہو عجب نہین

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

۲۳
لو دور دور شافع یوم القیام ہے
اس بزم عیش مین بھی رو دور جام ہے
پر ہو وہ جام جسکا خوش انجام نام ہے
وہ مے پیو کہ جسکا نہ پینا حرام ہے
وہ مے پیو جو روز ازل انبیا نے پی
قدسی نے پی رسول نے پی اقربا نے پی

۲۴
وہ مے پیو کہ جسپہ ملک ناز کرتے ہین
عقبیٰ کی فکر جسسے خوش آغاز کرتے ہین
جبرئیل جسکے زور سے پرواز کرتے ہین
معراج جسکے نشہ سے اعجاز کرتے ہین
لو نام اوس شراب کا وہ کیا شراب ہے
وہ الفت جناب رسالتمآب ہے

٢٥

لو نوش جان شربت دیدار ابو بہت تمہارے ہین
ہم مشرب اسمین خضر و سکندر تمہارے ہین
جمشید بھی نیک مقدر تمہارے ہین
ساقی جناب ساقی کوثر تمہارے ہین
دل غرق یان جو حب لب کوثر مین ہے
حصہ تمہارا کوثر و نہر لبن مین ہے

٢٦

اب قدرت خدا کی زیارت کا وقت ہے
رحمت کا آیا آیہ تلاوت کا وقت ہے
نظارۂ جناب رسالت کا وقت ہے
دیکھو ہلال عرش کے رویت کا وقت ہے
قرآن دین و شرع کی صورت بھی دیکھ لو
سیرت تو سن چکی ہو یہ صورت بھی دیکھ لو

٢٧

گر جملہ خاص و عام پہ امت پہ انبیا
یون یکزبان سجود مین ہون صرف التجا
قایل خدا کے ہونگے نبی رویت خدا
سنلے خدا بھی بندہ نوازی سے یہ دعا
اور آشکارا آپکو رب ہدا کرے
جلوہ جمال مصطفوی مین خدا کرے

٢٨

مکی بسوی شعب ابیطالب آتی ہین
نور خدا کی مطلبی طالب آتی ہین
مشتاق بار و اسد غالب آتی ہین
ہیبت سی سب شجاع ہی قالب آتی ہین
زمزم پہ صرف زمزمہ روح خلیل ہے
نذر رسول چشمۂ زمزم سبیل ہے

۲۹
روح الامین سے آپکی لاکھون ہین جان نثار
مختار سلسبیل کے ہین خضر آبدار
زیر نگین بہت سے سلیمان نامدار
داؤد کیطرح سی زمزمہ ساز ہین ہزار
حضرت پہ کیا نوازش رب جلیل ہے
خوان بقا ہین انکا طفیلی خلیل ہے

۳۰
مکہ مین پشت کعبہ پہ تھی ایک وہ مقام
جسکا تھا مُنہ ہی بلاد عرب مین نام
دہشت سی وان ہرن بھی نہین کرتی تھی مقام
پیدائش نبی سی ہوا وسکا احترام
بچّے انکو لیکی آہوئی وحشی ہان بسے
گرداونکی پاسبانی کو شیر ژیان بسے

۳۱
اللہ رے جناب محمدؐ کا اقتدار
ایسا کسی نصیب ہوا رتبہ و وقار
ایجاد کل سی آپ ہین مقصود کردگار
مرقوم ہین کتابون مین اعجاز بیشمار
شق القمر کیا جو رسالتماب نے
دہشت سے مُنہ کو پھیر لیا آفتاب نے

۳۲
یون ابر خامہ کشت ورق پر ہے دُر فشان
خیر الانام کی جد امجد کا ہے بیان
جسدم جہان مین شام ولادت ہوئے عیان
شرمندگی سی غرب مین سورج ہوا نہان
ماہی سی تا بہ ماہ درخشان وہ نور تھا
پروانہ جسکا قمقمۂ شمع طور تھا

یعنی حضرت عبد المطلب

٣٣
مین سورہا تہا متصل خانۂ خدا
ناگاہ عین خوابمین دیکھا یہ ماجرا
کعبہ تمام اپنی جگہہ سی ہوا جدا
قایم رہا نہ رکن حرم کوئی اکجا
ٹہرا ادب سے سمت مقام خلیل پر
سجدہ کیا عنایت رب جلیل پر

٣٤
سجدہ سی اوٹھکی کعبۂ اعظم نی دی ندا
اللہ واکبر ای احد پاک و ذوالعلا
تیری تفضلات کا ہو شکر کیا ادا
پروردگار کعبہ و معبود مصطفا
معدوم شرک و کفر کا بالکل اثر کیا
ساری نجاستونسی بری اپنا گھر کیا

٣٥
ناگہہ گری زمین پہ بتاقونسی یکدگر
چاندیکی اور سونیکی بت کانپ کانپ کر
جیسے سخی کی دست سخاوتسی سیم و زر
پھر سمت کعبہ مرغ ملی سب کشادہ پر
کیسے نہ مرغ وہ ملک باوقار تہی
اوس شب کو جبرئیل کے صحبت بیشمار تہی

٣٦
اتنے مین قرب حجرۂ خاتون نامور
یعنی جناب آمنہ خوش ذات و خوش سیر
ابر سفید ایک نظر آیا جلوہ گر
بدلی نگاہ خوفسی بدلیکو دیکھکر
دوڑا بسوی حجرہ کہ تاب نظر نہتی
بیدار ہون کہ خوابمین کچھہ خبر نہتی

۴۰

اب یون بیان کرتا ہی راوی شعور
جمعہ کی شب جہان مین پیدا ہوے حضور
برج حمل سی مہر خدا نے کیا ظہور
پر شام سی زمین پہ پہیلا ہوا نور
پیدا جو بادشاہ زمین و زمان ہوے
سجدے کو خم زمین پہ نو آسمان ہوے

۳۹

حجرہ سی جلوہ گر ہوا اک مرد خوش سیر
بولا کہ ای رسول کے شیدا ٹہر
جب تک ملک سنہو گے حضور ذی ہنر
ممکن نہین زیارت سلطان بحر و بر
یہ گفتگو سنی تو مین ناچار ہو گیا
تقدیر سو گئی کہ مین بیدار ہو گیا

۳۸

فی الفور سکرا کی یہ اوسنے دیا جواب
برج حمل سی نکلا نبوت کا آفتاب
اوس نور کبریا کی اب آوے ہمین آب و تاب
یہ سن کے اشتیاق ہوا مجکو بیحساب
چاہا کہ حال صانع قدرت کو دیکہلو
بی صبح آفتاب نبوت کو دیکہلو

۳۷

المدعا نصیب در مدعا ہوا
حجری تلک جو بخت رسا رسا ہوا
یون ہمکلام آینہ سی بر ملا ہوا
ماتہی پہ نور تہا جو تمہارے وہ کیا ہوا
کس در جبین وہ گوہر درج قریش ہے
کس بر جبین وہ اختر برج قریش ہے

۴۱
فرماتی ہیں یہ مادر سلطان انس و جان
دنیا میں وضع حمل کی شب جب ہوئی عیاں
مجھ پر ہوا وہ غلبۂ دہشت کہ الاماں
آیا فلک سے مرغ سفید ایک ناگہاں
پر کو ملا کر وہ سایہ فگن فرق پر ہوا
اور دور میرے قلب سے خوف و خطر ہوا

۴۲
پھر چند بی بیاں ہوئیں پیدا با احترام
عنبر کی اور مشک کی تھی ان میں بو تمام
قامت بلند تھا تو تنیں بلور کی تھی جام
ایک ایک نے لیا لب شیریں سے یہ کلام
ہدیہ خدا کا لائی ہیں و احتشم ہوش کر
ای آمنہ یہ شربت فردوس نوش کر

۴۳
القصہ میں نے شربت خلد بریں پیا
اور داخل اس میں شکر کی شکر کو بھی کیا
پیدا اٹھی ہر ایک ماتھے سے جبیں نور کی ضیا
بیٹی جمی منتقل ہوا وہ نور کبریا
پیدا جہاں میں حضرت خیر البشر ہوئے
پروانہ رخ کی شمع پہ شمس و قمر ہوئے

۴۴
وہ نور حق تھا آنکھ سے لامع خدا گواہ
ہنگام دید جس پہ نہ ٹھہری کا مہر نگاہ
پیدا تھا عضو عضو سے قدر رنگ جاہ و
سایہ فگن تھی چتر کی جا رحمت الٰہ
اس دم یہ روشنی و ضیا کا وفور تھا
ہر ایک قصر شام کا میری حضور تھا

پھر

۴۸

کیا خاتم نبوت احمد تھی محترم
لیتی ہتی بوسی حافظ لوح و قلم بہم
لیکن دہر ازمین نبی نی جو ہین قدم
پہلے کیا حضور نے سجدہ نگین کو خم
عرفان حق تھا قبلہ حاجات کے لئے
پہیلائی دونو ہاتھ مناجات کے لئے

۴۷

پھر دفعتاً حریر سفید اک نے وا کیا
خاتم نکالی ایسی کہ خم و سپہ تھے ضیا
بیساختہ زبان سی نام خدا لیا
خاتم کو پشت حضرت خاتم پہ رکھدیا
خلاق ذوالجلال کے قدرت عیان ہوے
بالای پشت مہر نبوت عیان ہوے

۴۶

ابریق طشت لیکی بڑہا اک ملک شتاب
خلد برین سے ایک نے حاضر کیا گلاب
لی آیا ایک نور کا کرتا باب و تاب
اک تاج احمد رسول فلک جناب
اک نے اوڑھایا ہاتھ سے خالق کے نور کو
نہلایا اک ملک نے ادب سے حضور کو

۴۵

پھر تو ملائکہ نی کیا گرد ازدہام
آئے مقربان خدا عرش سی تمام
میکائیل و جبرئیل و سرافیل نیک نام
کہکر سلام حق کا جھکی خود بی سلام
مجرے کو اہل عرش ہی بعد آئے فرش پر
اللہ نی درود پڑہا ماہی عرش پر

۴۹
ایسا نبی ہوا ہی نہ کوئی رسول رب
تفسیر خلق شرح حیا معنی ادب
خورشید و ماہ بلکہ ستارونکی فوج سب
صدقے ہین ذرہ ذرہ در و دیوار روز و شب
سانچہ ہر ایک عضو رسول غیور ہے
ہر عضو مین ڈہلا ہوا خالق کا نور ہے

۵۰
رخ کی فروغ حسن سے گل شمع طور ہے
یوسف کہون تو شان علی اس سے دور ہے
ہان حسن کے لیے نمکینی ضرور ہے
اس باب مین یہ قول رسول غیور ہے
معنی شناس لفظ ملیح و صبیح ہون
یوسف اخی صبیح تہے اور مین ملیح ہون

۵۱
کیون سب فضیلتونکا نہ انپر ہو ختام
نام خدا حضور کا ختم رسل ہی نام
پایا وصی بھی وہ کہ جو ہی بہتر انام
تسبیح انبیای سلف ہین علی امام
مختار دین و شرع و فروع و اصول کے
سب کچھ علی ہین قبضۂ خدا و رسول کے

۵۲
وہ فخر انبیا ہین تو یہ فخر اصفیا
یہ نایب نبی ہین نبی نایب خدا
یٰسین کے وہ جان ہین یہ نفس ہل اتیٰ
وہ نون والقلم تو یہ والشمس والضحیٰ
نیکی کی ہین نمو اگر یہ نیکونکی نیک ہین
مثل نگاہ عدل کے آنکہون مین ایک ہین

[illegible]

۵۳ مطلع

اے عیسیٰ قلم دم آواز غم ہے آج
پژمردگی طبیعت مضمون سی گم ہی آج
دور سرور مین فلک ہفت خم ہی آج
پہلا مہ ربیع ہی اور سعد ہے آج
تقسیم جام عیش کی ہی خاص عام مین
یہ میکشی حلال ہے بیت الحرام مین

۵۴

اب مسجد نبی کو بڑھا واعظ قلم
تا وعظ مصطفی کا لکھی حال یکقلم
مسجد مین حضرت وعظ تھا وہ قبلۂ امم
منبر کی آس پاس تھے اصحاب محترم
حلقہ کئی ہوئی فصحا تھی رسول پر
جھرمٹ تھا عندلیبونکا قدرت کے پھول پر

۵۵

ناگاہ چار شخصون نے آکر کیا سلام
چارون نے ہاتھ باندھ کے کہولی لب کلام
سنتی ہین ہم حضور ہین پیغمبر انام
بر امتحان کی بعد مقر ہوینگے غلام
جسدم جواب اپنی سوالونکا پاینگی
کلمہ پڑھینگے آپکا ایمان لاینگے

۵۶

حضرت نی مسکرا کی یہ اونسی کیا خطاب
دینگی ابھی تمہارے سوالونکا ہم جواب
ہین چار مرسلونمین فضیلت سے بہرہ یاب
قرآن جیسی چار کتابونمین انتخاب
کہلجائیگا خدا کی نبی کیسی ہوتی ہین
اللہ کی بڑہائی ہوئی ایسی ہوتی ہین

٥٧
اون چار سایلون مین کہا اک نے بر ملا
مین فرد اس ہنر مین ہوای فرد عطا
کاغذ کی فرد کو جو اوڑا دون سہوا
خورشید کے ورق سی لپیٹ کر ہو جدا
منگوا دو تم چہڑا کی اگر آفتاب سی
دکھلاؤن یہ کمال مین حکم جناب سی

٥٨
کی دوسرے نی عرض کہ ای شاہ انس و جان
اک اژدہا وہ پاس ہی میری کہ الامان
پہیکون زمین پر تو ہو زیر زمین نہان
گاو زمین کے سم سی لپٹ جاے بیگمان
حضرت کی حکم سی جو اژدہا پہر
پہر ہم پہر ہین سبہی تم سی تو ہم خدا پہر

٥٩
پہر سایل سوم نی یہ بڑہ کر کیا سوال
یہ کہہ چکا حضور سنین اب مرا بہی حال
تاجر تہا مین گیا طرف چین اک سال
وان عشق شاہزادی چین کا ہوا کمال
اعجاز کارخانہ دین کو دکہایئی
بستر مین بنت خسرو چین کو دکہایئی

٦٠
چوتہی نی کی یہ عرض کہ ای تاج مہر و مہ
بارہ برس سی گم ہی مرا ماہ چاردہ
بی نور ہی فراق بسر مین مری نگہہ
جنگل مین بہر صید گیا تہا کسی جگہہ
روشن ہی روز و شب و فلک اولین کا چاند
مولا کہو کہان ہی مرا چودہوین کا چاند

٦١

سلمان کو رسول پکارے کہ جاؤ تو
سلمان کشندۂ در خیبر کو لاؤ تو
کہنا مفرق حق و باطل سی آؤ تو
ان ساحرونکو معجزہ تو دکھلاؤ تو
یہ ذکر ہو رہا تھا کہ خود بوتراب آئے
مسجد مین شہر علم پیمبر کی باب آئے

٦٢

تعظیم کو کھڑے ہوے محبوب ذوالجلال
آدم کی در تاج نبی او گئی ہنسے لال
بسم اللہ انکو حکم ہو کہ لائین سب کمال
دو ساحری عہد او ٹھے پر بہت نڈھال
اک نے فلک پہ غزد او ڑائی زمین سے
بیٹھا زمین پہ ایک نے سانپ آستین سے

٦٣

بجلی گری کہ افعی جادو بروئے خاک
نکلی زمین پہ پھٹی سی آواز ہولناک
نزدیک تھا کہ اہل زمین کا جگر ہو چاک
پر بچ گئی کہ حرز امان تھی رسول پاک
یہ سانپ جا کی گاؤ کی سم سی لپٹ گیا
قارون کی گنج پر تھا جو افعی وہ ہٹ گیا

٦٤

اوس فرد کی بیا نہین مگر بند ہے زبان
کاغذ کی ناؤ قلزم خضر لیتی تہی روان
ٹکڑا تھا ابر کالا اوڑا سوی آسمان
پرواز ایسی کاغذ باد مین ہے کہان
یہ فرد سوی منزل عیسی جھپٹ گئے
سورج کی پشت گرم سی جا کر لپٹ گئے

زشق ہو گئی دے شنین نی آواز ہولناک

٦٥
کالی کی سامنے نہین جلتا کبھی چراغ
پر اس چراغ سحر کی لو سی قمر تھا داغ
تھا تیرگی سی لالہ ستان اسما کا باغ
سورج بھی اور دن سیہ تھا مثال زاغ
یان مسجد رسول مین دو آفتاب تھے
اک بوتراب ایک رسالتمآب تھے

٦٦
اب یون بیان کرتی ہین سلمان خوش خصال
دیکھا جو عین ناظر اللہ نے یہ حال
جاری کی زبان سی لغت و دم مقال
سمجھا جنھین نکوئی بجز رب ذوالجلال
اونچی زمین سی چار فلک تک ہو گئے
غش انس و جان مین ہوئے فلک پر ملک ہوے

٦٧
آنکھون سی رفتہ رفتہ جو حیدر نہان ہوئے
گویا ہلال لب رسول زمان ہوئے
روشن ہی ہمپہ از خفی جو عیان ہوئے
چمکا نصیب شمس علی مہربان ہوئے
سورج سی فر دسحر چہرا ئی ہین جبرئیل
مختار کل کی نذر کو لائی ہین جبرئیل

٦٨
ناگہ طبق زمین کی تہ تزلزل مین آگئی
تھر ابوتراب بسبب تھر تھرا گئی
بولی نبی علی لباسی کہان مرتضیٰ گئی
میکائیل بھی جلو مین بحکم خدا گئی
وہ سانپ شمس کا سی گو زمین کی جدا کیا
اور فخر سی حوالہ شیر خدا کیا

۶۹
ناگاہ تحت و فوقین پھر کر علی پھرے
بولی محمدی وہ خدا کی ولی پھرے
رب علا کی سر خفی و جلی پھرے
سوئی زمین وہ صنا نادعلی پھرے
مٹھی کو بند صاحب خیبر کئی ہوئے
کاغذ کی فرد وار در جادو لئی ہوئے

۷۰
دونوں وہ سحر پیشہ اوٹھی زار و ناتوان
مٹھی کو کھول کر یہ علی نبی کیا بیان
بہچانو وہ طلسم یہی ہین گیا زبان
فرمایا لو تمہین یہ اب انکا ہی امتحان
کاغذ کی فرد جسم کی پرزے اوڑا گئے
دلکو ڈسی گا سانپ ابھی جان جا گئے

۷۱
چلائی الامان لرز کر وہ خستہ جان
بولی علی امان مع الایمان لو امان
کلمہ نبی کا پڑھ کی ہوئے مالک جنان
پر نامراد رہگئی چار و نہین دو جوان
اک محو بنت خسرو جبین جمال کا
اک ابھی دلربا حسین کے وصال کا

۷۲
دو حجرہ لطیف تھی مسجد مین ایکجا
دکھلا کی ایک حجرہ کو تاجر ستی کہا
تو بنت شاہ چین کا ہی مشتاق یہین جا
حجرہ کو کھولتی ہی کہا راز کبریا
دلبر کو دیکھ کر وہ اوسی پاؤن پھر پڑا
سرتاج مشرقین قدمون پہ گر پڑا

٧٦
اوس نوجوان سی کہنی لگی قبلۂ عرب
حال اپنا تو کہیگا کہ فرزند کہو مین سب
اوسکی پدر نی عرض کی ای ولی رب
روشن تمہاری لیپہ ہین اسرار روز و شب
مشتاق ہون کہ راز نہان سب عیان کری
اپنی زبان سی حال خود اپنا بیان کری

٧٥
جہک کر علی کی سامنی اوسنی کیا کلام
عیسی عہد مجہی ہی صلوات السلام
یحیی العظام وہی رمیتم ایکا ہی نام
شان خدا عیان ہی خداوند سی تمام
جاری نکیون ہو شرع نبی خاص عام مین
دست خدا ہی احمد مرسل کی کام مین

٧٤
دورا البسوی حجرۂ ثانی وہ نیکنام
اور عرش سی بڑہا کرم رب ذو الکرام
نکلا نہ تہا زبان سی پورا ابہی کا نام
حجرہ یکو کہو لکر نکل آیا وہ لا کلام
قامت وہی ہی ہڑن وہی تاب و توان وہی
ترکش وہی خدنگ وہی اور کمان وہی

٧٣
پھر طالب بسری علی نی کیا خطاب
جا آستان حجرۂ ثانی پہ تو شتاب
نبیرے کا نام لیکی پکارا جگر کباب
حکم خدا سی تجکو وہ دیگا ابہی جواب
اوسنی کہا یہ داد رسی کا جواب ہی
اللہ کی جناب تمہاری جناب ہی

دل ہوا جو باغ مین تو دیکھتا ہون کیا
بارہ دری مین ایک سہہری ہے پر ضیا
لیٹا ہی اوسپر ایک جوان قمر لقا
کپڑا ہی سر پر اوسکی تنک کیطرح بندہا
بالین پہ اوسکی مردسین اشکبار ہی
اوس تیر خوردہ کا پدر سوگوار ہے

اوسکو شکار کرکی ہوا خود شکار غم
بھاگون کدہر زمین نی پکڑی ہی میری قدم
ناگہہ سوار چار نمایان ہوئی بہم
اور پھر سی پکار کہ باش او ستم
بندہ بکا بند بند کسا ریسمان مین
قیدی بنا کی لیگئی اک بوستان مین

کیا جانتا تھا شاہ بنی جانکی ہی یہ جان
واغفلتا خدنگ کا اوسکو کیا نشان
جہٹتی ہی تیر بیٹہہ گیا سرکی درمیان
پھر نخل تہا نہ مرغ خوش الحان نہ وہ مکان
جنگل مین سائین سائین کی بدلی خروش تہا
وہ بن مثال ماتمیان نیل پوش تہا

کھولی زبان جوان نی ہاتھونکو باندہ کر
اکدن گیا شکار کو مین سوئی دشت و در
اک سانپ نور کا نظر آیا درخت پر
ہیری کی دہنت نقرہ کی گردن طلا کا سر
کچھ طائران بوقلمو نغمہ سنج تھے
خدمت مین اوسکی شاخونپہ بیفکر و بیرنج تھے
زہرا کی آنکھہ سنبلہ کی دم قمر کا سر

٨١

شاہنکو میری سہام کے بولی وہ چھل تن
حاضر ہی ای حضور یہ بیر حرم تیز زن
فرمایا قید بند کرو کھولکر رسن
بیٹا مرا بچا تو رہائی ہی ضعف تن
ورنہ مجھی قسم ہی سلیمان کی تخت کے
جان اک کرونگا اپنی ادا اس تہ تخت کے

٨٢

محبس (قیدخانہ ۱۲) میں چار سال رہا میں ستم کشہ حال
جادو سی چار سال پہر اقیش کے نہال
زندان میں کل سنی یہ خبر بعد چار سال
لی کشتنی کیا تیر زخمی نے انتقال
مشتاق سیر قتل کی ہی تیسی حلق کے
کل تیغ انتقام ہی اور تیر حلق کے

٨٣

آمد اجل کی ہی کہ حضور آئی میں نثار
فورا گرہ مجھی کیا انسی کہاں لائی میں نثار
جلوہ خدا کی شان کی دکھلائی میں نثار
الطاف شاہ جن پہ بھی فرمائی میں نثار
خادم کی سر کو تیغ اجل سی اماں دی
فرزند بادشاہ ہی جانکو جان دی

٨٤

شاہ رسل نے شکر کا سجدہ ادا کیا
بولی عجب وزیر خدا نے عطا کیا
دیکھا نماز یوں میرے بھائی نی کیا
کل تین ساعتوں میں یہ کار خدا کیا
تحسین ہی بلند زمین آسمان سے
معراج معجزہ انکو ملی بھائی جان کے

۸۵
بس عندلیب طبع ہوا مجزوہ تمام
کیا نعت و منقبت کو دیا حسن انتظام
موتیکی ہار مین نہین اس رنگ و بو کا نام
پھولونکی پتیان ہین مسلسل ترا کلام
لالہ کا منہ ہی زرد وہ نغمہ کا رنگ ہے
صوت حسن سے بلبل خوش لہجہ دنگ ہے

۸۶
ای واہ رے فسانہ یہ سنگین کہان کہان
زیبا ہے اک ترانہ یہ ہین لن ترانیان
یہ نغمہ سنجیان ہین کہ معجز بیانیان
کیا کیا زمین نظم مین کین گل فشانیان
کہتے ہین جبرئیل مرا ہمزبان ہے تو
شاہد یہ معجزہ ہے کہ معجز بیان ہے تو

۸۷
ای اوج ہین خدا کی یہ تجہپر عنایتین
صلی علی نبی و علی کی حمایتین
کین نظم تازہ تازہ حدیثین روایتین
دلچسپ بندشین ہین مناسب عبارتین
یارب ہر اک برس یہ سعادت نصیب ہو
پیہم یہ تہنیت نظم ورا درست نصیب ہو

مقام لکھنو محلہ وزیر گنج بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۷ ہجری
در مطبع اثنا عشری باہتمام کمترین خاکپای مومنین
سید عابد علی حلیۂ طبع پوشید
مولود در حمایہ اردو کتب خانہ جناب نواب حاجی سید ولایت علی خان بہادر